خرافات اور توہمات سے پیکار
(مختلف مذاہب اور تاریخِ انسانی کی روشنی میں)

حافظ احمد سعید رانا[1]

خلاصہ:

شگون کا معنی ہے فال لینا یعنی کسی چیز، شخص، عمل، آواز یا وقت کو اپنے حق میں اچھا یا برا سمجھنا۔ قرآن سے ثابت ہوا تو ہم شیطان کی جانب سے ہیں برے خیالات انسان کو تباہ برباد کر دیتے ہیں۔ توہمات کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہیں۔ بتوں کے نام پر کچھ بھی اناج دینا اس سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ توہمات انسان کو پریشان تو کر سکتا ہے لیکن فائدہ نہیں دے سکتا۔ برے توہم منافی توکل علی اللہ ہے اور بعض صورتوں میں شرک تک لے جاتے ہیں۔ کہ انسان انسان کو بہکاتا ہے اور وسوسوں میں ڈالتا ہے یہاں تک کہ انسان ہی انسان کے مذہب کو تبدیل کر کے اُس کو دین فطرت سے دور کے اُس کے لیے نقصان کا ساماں بنتا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے "ہم نہ رہے تو آپ بھی نہ رہو گے" مراد جب کوئی انسان آپ کو وسوسوں کا شکار کرے تو آپ اُس پر توجہ نہ دیں کہیں وہ آپ کو حق سے دور نہ کر دے۔

کلیدی الفاظ: خرافات، توہمات، مذاہب، تاریخِ انسانی

توہم کا لغوی معنی:

توہم کا لغوی معنی سوسہ ہے، توہمات توہم کی جمع ہے۔

توہم کا اصطلاحی معنی:

التوهم إدراک المعنى الجزئی المتعلق بالمحسوسات[2]

---

[1] پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ عربی، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان

[2] معجم التعریفات لسید شریف جرجانی، ص ۶۴

وہم محسوس اشیاء سے متعلق جزوی معنی کا ادراک ہے۔

خرافات:

خرافات (خرا+فات) فارسی زبان کا لفظ ہے فارسی زبان سے ماخوذ اسم "خرافہ کی جمع خرافات" ہے اردو میں بطور اسم مستعمل ہے۔

لغوی معنی:

ا۔ بے ہودہ گفتگو اور بکواس "میں نے الہیات سے لے کر معاملات بلکہ خرافات تک پر ہیز نہ کیا"۔[1]

۲۔ دیوتاؤں کی کہانیاں، اسطور، خیالی قصہ یا افسانہ۔ وہ دوسری خرافات و مذاقیہ کہانیاں سنانے لگی یہاں تک کہ اسے نیند آ گئی۔[2]

۳۔ خرابی، برائی۔ "تہذیب و تمدن کی جملہ خرافات سے بے نیاز محض بدن کے لباس میں ملبوس ہوتا ہے۔"[3]

۴۔ رنگینی، عیاشی، بے ہودگی

مرکبات:

خرافات گوئی (خرا+فات+گو (و مجہول)+ای) (فارسی)

فارسی زبان سے ماخوذ اسم خرافات کے ساتھ فارسی مصدر گفتن سے مشتق صیغہ "امر گو" کے ساتھ "ئی" بطور لاحقہ کیفیت ملانے سے مرکب بنا اردو میں بطور اسم مستعمل ہیں ۱۹۶۸ء میں "جدید اردو غزل ایک مطالعہ" میں مستعمل ہے۔

معانی:

یادہ گوئی، بے محل بات کرنا

"لوگ جدید غزل کے نام پر خرافات گوئی کر رہے ہیں"[4]

---

[1] (۱۹۸۱ء، حرف دل رس، ۱۳)

[2] (۱۹۴۱ء، الف لیلہ و لیلہ، ۲: ۳۳۴)

[3] (۱۹۸۲ء، دوسرا کنارہ، ۴۷)

۴۔ (۱۹۶۸ء، جدید اردو غزل ایک مطالعہ، ۶۵)

خرافات کا اصطلاحی معنیٰ:

جب توہمات کا اظہار عملاً ہو تو اسے خرافات کہتے ہیں۔

قرآن کریم سے استدلالات:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ﴿۱۶۸﴾ اِنَّمَا یَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ الْفَحْشَآءِ وَ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ[1]

تبصرہ:

ان آیات میں برے خیالات کو بھی بیان کیا گیا ہے اور اس کی تفسیر میں جو حدیث بیان کی گئی ہے تو مشرکین کے برے وہم کا عملاً ارتکاب بیان کیا گیا ہے، "جیسے مشرکین کا بحیرہ سائبہ، وصیلہ اور حام بتوں کے نام پر جانوروں کو چھوڑنا"[2] اور بحیرہ کے نام پر چھوڑے ہوئے جانور سے یہ وہم لینا کہ اس سے مصیبتوں سے نجات ہوگی۔

وَّ لَاُضِلَّنَّهُمْ وَ لَاُمَنِّیَنَّهُمْ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ وَ مَنْ یَّتَّخِذِ الشَّیْطٰنَ وَلِیًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِیْنًا﴿۱۱۹﴾ یَعِدُهُمْ وَ یُمَنِّیْهِمْ وَ مَا یَعِدُهُمُ الشَّیْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا۔[3]

تبصرہ: ان آیات سے مراد یہ ہے کہ شیطان انسان کے دل سے ایسے خیالات پیدا کرے گا کہ انسان راہِ حق سے بھٹک جائے گا اور اسی دنیا کو سب کچھ سمجھ لے گا۔[4] یہ وہ تصورات ہے جو انسان کو فطرتِ حقیقی سے دور کر دیتا ہے۔

وَ یٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَیْثُ شِئْتُمَا وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ﴿۱۹﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا

---

[1] سورۃ البقرۃ، آیت ۱۶۸ - ۱۶۹

[2] صحیح بخاری، ج ۲، ص ۶۶۵

[3] سورۃ النساء، آیت ۱۱۹ - ۱۲۰

[4] تفسیر خزائن العرفان نعیم الدین مراد آبادی، ص ۱۷۶

الشَّيۡطٰنُ لِيُبۡدِىَ لَهُمَا مَا وٗرِىَ عَنۡهُمَا مِنۡ سَوۡاٰتِهِمَا وَ قَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنۡ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّاۤ اَنۡ تَكُوۡنَا مَلَكَيۡنِ اَوۡ تَكُوۡنَا مِنَ الۡخٰلِدِيۡنَ ﴿۲۰﴾ وَقَاسَمَهُمَاۤ اِنِّىۡ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيۡنَ[1]

تبصرہ: ان آیات سے یہ مفہوم واضح ہے کہ شیطان انسان کے دل میں خیالات پیدا کرتا ہے اور ساتھ ہی یہ وہم پیدا کرتا ہے کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں اگر بُرا خیال خیر خواہی کے جذبہ سے سرشار ہو جائے تو انسان راہِ حق سے دور ہو سکتا ہے۔ کیونکہ بُرے خیال کو اچھائی سمجھ رہا ہے۔

وَ قَالَ الشَّيۡطٰنُ لَمَّا قُضِىَ الۡاَمۡرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمۡ وَعۡدَ الۡحَـقِّ وَ وَعَدْتُّكُمۡ فَاَخۡلَفۡتُكُمۡ‌ وَ مَا كَانَ لِىَ عَلَيۡكُمۡ مِّنۡ سُلۡطٰنٍ اِلَّاۤ اَنۡ دَعَوۡتُكُمۡ فَاسۡتَجَبۡتُمۡ لِىۡ‌ ۚ فَلَا تَلُوۡمُوۡنِىۡ وَ لُوۡمُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ‌ مَاۤ اَنَا بِمُصۡرِخِكُمۡ وَ مَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُصۡرِخِىَّ‌ اِنِّىۡ كَفَرۡتُ بِمَاۤ اَشۡرَكۡتُمُوۡنِ مِنۡ قَبۡلُ‌ اِنَّ الظّٰلِمِيۡنَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ-[2]

تبصرہ: ان آیات سے بات واضح ہے کہ انسان کہ انسان اگر شیطان کے وسوسوں کا شکار ہو جائے گا تو پھر جب اس پر حقیقت اشکار ہو گی تو شیطان کو ملامت کریں گے۔ ''پھر شیطان کہے گا کہ تم بغیر حجت کے میرے بہکائے میں آگے باجود یہ کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے وعدہ فرما دیا تھا کہ شیطان کے بہکائے میں نہ آنا''۔[3]

قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَغۡوَيۡتَنِىۡ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ وَلَاُغۡوِيَنَّهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ-[4]

تبصرہ: اس آیت سے یہ بات واضح ہے کہ اس دنیا میں انسان کے دل میں شیطان ضرور ضرور وسوسے پیدا کرے گا۔

---

[1] سورۃ الاعراف، آیت ۱۹- ۲۱

[2] سورۃ ابراہیم، آیت ۲۱- ۲۲

[3] تفسیر خزائن العرفان نعیم الدین مراد آبادی، ص ۴۶۴

[4] سورۃ الحجر، آیت ۳۹

وَ اسۡتَفۡزِزۡ مَنِ اسۡتَطَعۡتَ مِنۡهُمۡ بِصَوۡتِکَ وَ اَجۡلِبۡ عَلَیۡهِمۡ بِخَیۡلِکَ وَ رَجِلِکَ وَ شَارِکۡهُمۡ فِی الۡاَمۡوَالِ وَ الۡاَوۡلَادِ وَ عِدۡهُمۡ وَ مَا یَعِدُهُمُ الشَّیۡطٰنُ اِلَّا غُرُوۡرًا[1]

تبصرہ: اس آیت سے یہ بات واضح کہ شیطان انسان کو صرف دھوکہ دیتا ہے اور توہم ہوتا ہی دھوکے سے اور توہم کا اظہار خرافات ہے۔

اُحۡشُرُوا الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا وَ اَزۡوَاجَهُمۡ وَ مَا کَانُوۡا یَعۡبُدُوۡنَ ﴿۲۲﴾ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ فَاهۡدُوۡهُمۡ اِلٰی صِرَاطِ الۡجَحِیۡمِ ﴿۲۳﴾ وَ قِفُوۡهُمۡ اِنَّهُمۡ مَّسۡئُوۡلُوۡنَ ﴿۲۴﴾ مَالَکُمۡ لَاتَنَاصَرُوۡنَ ﴿۲۵﴾ بَلۡ هُمُ الۡیَوۡمَ مُسۡتَسۡلِمُوۡنَ ﴿۲۶﴾ وَ اَقۡبَلَ بَعۡضُهُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ یَّتَسَآءَلُوۡنَ ﴿۲۷﴾ قَالُوۡۤا اِنَّکُمۡ کُنۡتُمۡ تَاۡتُوۡنَنَا عَنِ الۡیَمِیۡنِ ﴿۲۸﴾ قَالُوۡا بَلۡ لَّمۡ تَکُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۲۹﴾ وَ مَا کَانَ لَنَا عَلَیۡکُمۡ مِّنۡ سُلۡطٰنٍ ۚ بَلۡ کُنۡتُمۡ قَوۡمًا طٰغِیۡنَ ﴿۳۰﴾ فَحَقَّ عَلَیۡنَا قَوۡلُ رَبِّنَاۤ ٭ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوۡنَ ﴿۳۱﴾ فَاَغۡوَیۡنٰکُمۡ اِنَّا کُنَّا غٰوِیۡنَ ﴿۳۲﴾ فَاِنَّهُمۡ یَوۡمَئِذٍ فِی الۡعَذَابِ مُشۡتَرِکُوۡنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا کَذٰلِکَ نَفۡعَلُ بِالۡمُجۡرِمِیۡنَ۔[2]

تبصرہ: ان آیات سے یہ بات مفہوم ہے کہ انسان انسان کو بہکاتا ہے اور وسوسوں میں ڈالتا ہے یہاں تک کہ انسان ہی انسان کے مذہب کو تبدیل کر کے اُس کو دین فطرت سے دور کے اُس کے لیے نقصان کا ساماں بنتا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ''ہم نہ رہے تو آپ بھی نہ رہو گے'' مراد جب کوئی انسان آپ کو وسوسوں کا شکار کرے تو آپ اُس پر توجہ نہ دیں کہیں وہ آپ کو حق سے دور نہ کر دے۔

کَمَثَلِ الشَّیۡطٰنِ اِذۡ قَالَ لِلۡاِنۡسَانِ اکۡفُرۡ ۚ فَلَمَّا کَفَرَ قَالَ اِنِّیۡ بَرِیۡٓءٌ مِّنۡکَ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ[3]

[1] سورۃ بنی اسرائیل، آیت ۶۴
[2] سورۃ صافات، آیت ۲۲ - ۳۴
[3] سورۃ الحشر، آیت ۱۶

تبصرہ: اس آیات یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جب انسان کو شیطان راہے حق سے دور کر دیتا ہے تو کہتاہے کہ میں تو تجھ سے الگ ہوں۔

اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ﴿۳﴾ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ الۡخَنَّاسِ ۙ ﴿۴﴾ الَّذِىۡ يُوَسۡوِسُ فِىۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۙ ﴿۵﴾ مِنَ الۡجِنَّةِ وَ النَّاسِ[1]

تبصرہ: اس صورت سے یہ بات اظہر من الشمس کی طرح ہے کہ وسوسہ ڈالنے والے انسان اور جن ہیں۔

شگون توہمات کا مترادف ہے

شگون کی قسمیں:

شگون کا معنی ہے فال لینا یعنی کسی چیز، شخص، عمل، آواز یا وقت کو اپنے حق میں اچھا یا برا سمجھنا۔ اس کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں (۱) برا شگون لینا (۲) اچھا شگون لینا علامہ محمد بن احمد انصاری قرطبّی علیہ رحمۃ اللہ القوی تفسیر قرطبّی میں نقل کرتے ہیں اچھا شگون یہ ہے کہ جس کام کا ارادہ کیا ہو اس کے بارے میں کوئی کلام سن کر دلیل پکڑنا۔ یہ اس وقت ہے جب کلام اچھا ہو، اگر برا ہو تو بدشگونی ہے۔ شریعت نے اس بات کا حکم دیا ہے کہ انسان اچھا شگون لے کر خوش ہو اور اپنا کام خوشی خوشی پائیہ تکمیل تک پہنچاتے اور جب برا کلام سنے تو اسکی طرف توجہ نہ دے اور نہ ہی اس کے سبب اپنے کام سے رکے۔[2]

بدفانی کے متعلق حدیث مبارک:

رسول بے مثال بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا الطیرۃ شرک الطیرۃ شرک ثلاثا وما منا الا ولکن اللہ یذھبہ بالتوکل یعنی بدفانی لینا شرک ہے۔ بدفانی لینا شرک ہے یہ تین

[1] سورۃ الناس

[2] الجامع لاحکام القران للقرطبی، پ ۲۶، الاحقاف، جزء ۱۶، ص ۱۳۲)

مرتبہ فرمایا (پھر ارشاد فرمایا) ہم میں سے ہر شخص کو ایسا خیال آجاتا ہے مگر اللہ عزوجل توکل کے ذریعے اسے دور فرما دیتا ہے۔[1]

بدشگونی کی مختلف شکلیں:

بدشگونی لینا عالمی بیماری ہے، مختلف ممالک میں رہنے والے مختلف لوگ مختلف چیزوں سے ایسی ایسی بدشگونیاں لیتے ہیں کہ انسان سن کر حیران رہ جاتا ہے چنانچہ کبھی اندھے، لنگڑے، ایک آنکھ والے اور معذور لوگوں سے تو کبھی کسی خاص پرندے یا جانور کو دیکھ کر یا اس کی آواز کو بدشگونی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ کبھی کسی وقت یا دن یا مہینے سے بدفالی ہیں کوئی کام کرنے کا ارادہ کیا اور کسی نے طریقہ کار میں نقص کی نشاندہی کر دی یا اس کام سے رک جانے کا کہا تو اس سے بدشگونی لیتے ہیں کہ اب ٹانگ اڑادی ہے تو یہ کام نہیں ہو سکے گا۔ کبھی ایمبولینس کی آواز سے تو کبھی فائر بریگیڈ کی آواز سے بدشگونی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ کبھی اخبارات میں شائع ہونے والے ستاروں کے کھیل سے اپنی زندگی کو غمگیں اور رنجیدہ کر لیتے ہیں۔ کبھی مہمان کی رخصتی کے بعد گھر میں جھاڑو دینے کو منحوس خیال کرتے ہیں۔ کبھی جوتا اتارتے وقت جوتے پر جوتا آنے سے بدشگونی لیتے ہیں۔ کسی کا کٹا ہوا ناخن پاؤں کے نیچے آجائے تو آپس میں دشمنی ہو جانے کی بدشگونی لیتے ہیں سیدھی آنکھ پھڑکے تو یقین کر لیتے ہیں کہ کوئی مصیبت آئے گی۔ عید جمعہ کے دن ہو جائے تو اسے حکومت وقت پر بھاری سمجھتے ہیں۔ کبھی بلی کے رونے کو منحوس سمجھتے ہیں۔ تو کبھی رات کے وقت کتے کے رونے کو، مرغا دن کے وقت آذان دے تو بدفالی میں مبتلا ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ اسے ذبح کر دیتے ہیں۔ پہلا گاہک سودا لیئے بغیر چلا جائے تو دوکاندار اس سے بدشگونی لیتا ہے۔ نئی نویلی دلہن کے گھر آنے پر خاندان کا کوئی شخص فوت ہو جائے یا کسی عورت کی صرف بیٹیاں ہی پیدا ہوں تو اس پر منحوس ہونے کا لیبل لگ جاتا ہے۔ حاملہ عورت کو میت کے قریب نہیں آنے دیتے کہ بچے پر برا اثر پڑے گا۔ جوانی میں بیوہ ہو جانے والی عورت کو منحوس جانتے ہیں نیز یہ سمجھتے ہیں کہ خالی قینچی چلانے سے گھر میں لڑائی ہوتی ہے۔ کسی کا کنگھا استعمال کرنے سے دونوں میں جھگڑا ہو جاتا ہے۔ خالی برتنوں یا چمچ آپس میں ٹکرانے سے گھر میں لڑائی ہوتی ہے۔ جب بادلوں میں بجلی کڑک رہی ہو اور سب سے پہلے بچہ باہر نکلے تو بجلی اس پر گر جائے گی۔ بچے

[1] ابوداؤد، کتاب الکھانۃ والطیر، باب فی الطیرۃ، ۴/۲۳، حدیث: ۱۰ او ۳

دانت الٹے نکلیں تو ننھیال پر بھاری ہوتے ہیں دودھ پیتے بچے کے بالوں میں کنگھی کی جائے تو اس کے دانت ٹیڑھے نکلتے ہیں۔ چھوٹا بچہ کسی کی ٹانگ کے نیچے سے گزر جائے تو اس کا قد چھوٹا رہ جاتا ہے۔ مغرب کے بعد دروازے میں ہیں جا ہے کیونکہ بلائیں گذرتی نہیں۔ زلزے کے وقت بھاگتے ہوئے جو زمین ہر گر گیا وہ گونگا ہو جائے گا۔ رات کو آئینہ دیکھنے سے چہرے ہر جھریاں پڑتی ہیں۔ انگلیاں چٹخانے سے نحوسیت آتی ہے۔ سورج گرہن کے وقت حاملہ عورت چھری سے کوئی چیز نہ کاٹے کہ بچہ پیدا ہو گا تو اسکا ہاتھ پاؤں کٹا یا چرا ہوا ہو گا۔ نومولود کے کپڑے دھو کر نچوڑنے نہیں چاہیے کہ اس سے بچے کے جسم میں درد ہو گا۔ کبھی نمبروں سے بدفالی لینے ہیں بالخصوص یورپی ممالک کے رہنے والے)اسی لینے ان کی بڑی بڑی عمارتوں میں ۱۳ نمبر والی منزل نہیں ہوتی، اسی طرح اسپتالوں میں ۱۳ نمبر والا بستر یا کمرہ ہی نہیں پایا جاتا کیونکہ وہ اس نمبر کو منحوس سمجھتے ہیں۔ رات کے وقت کنگھی چوٹی کرنے یا ناخن کاٹنے سے نحوست آتی ہے۔ گھر کی چھت یا دیوار پر اُلو بیٹھنے سے نحوست آتی ہے جبکہ مغربی ممالک میں اُلو کو بابرکت سمجھا جاتا ہے۔ مغرب کی آذان کے وقت تمام لائیں روشن کر دیتی چاہئے ورنہ بلائیں اترتی ہیں مذکورہ بالا بدشگونیاں کے علاوہ بھی مختلف معاشروں، قوموں برادریوں میں مختلف بدشگونیاں پائی جاتی ہیں۔

بدشگونی کے متعلق حدیث مبارک

حضور پاک، صاحب لولاک ﷺ نے بدفالی لینے والوں سے اپنی بیزاری کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا: ''کس منا کن نطیر ولاتطیرله''، یعنی جس نے بدشگونی لی اور جس کے لئے بدشگونی لی گئی وہ ہم میں سے نہیں (یعنی ہمارے طریقے پر نہیں)[1]

قوم ثمود کی حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بدشگونی:

حضرت سیدنا صالح علیہ الصلوۃ والسلام کو قوم ثمود کی طرف مبعوث کیا گیا کہ انہیں ایک رب عزوجل کی عبادت کی طرف بلائیں۔ جب آپ علیہ السلام نے انہیں اس کی دعوت پیش کی تو ایک گروہ آپ پر ایمان لے آیا جب کہ دوسرا گروہ اپنے کفر پر قائم رہا اور حضرت سیدنا صالح علیہ الصلوٰۃ

[1] المعجم الکبیر، ۱۸ / ۱۲۶، حدیث ۳۵۵ و فیض القدیر ۳ / ۲۸۸، تحت الحدیث ۳۲۰۶

والسلام کو چیلنج دینے لگا کہ اے صالح جس عذاب کا تم وعدہ دیتے ہو اس کو لاؤ اگر رسولوں میں سے ہو جواباً آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کو سمجھاتے تم عافیت کی جگہ مصیبت و عذاب کیوں مانگتے ہو۔ عذاب نازل ہونے سے پہلے کفر سے توبہ کر کے ایمان لا کر اللہ عزوجل سے بخشش کیوں نہیں مانگتے شاید تم پر رحم ہو اور دنیا میں عذاب نہ کیا جائے مگر قوم نے تکذیب کی اس کی باعث بارش رک گئی قحط ہو گیا لوگ بھوکے مرنے لگے۔ اس کو انہیں نے حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری کی طرف نسبت کیا اور آپ کی آمد کو بدشگونی سمجھا اور بولے ہم نے برا شگون لیا تم سے اور تمہارے ساتھیوں سے، حضرت صالح علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: تمہاری بُری شگونی اللہ کے پاس ہے بلکہ تم لوگ فتنے میں پڑے ہو یعنی آزمائش میں ڈالے گئے یا اپنے دین کے باعث عذاب میں مبتلا ہو۔[1]

بدفالی کی کچھ حقیقت نہیں

بخاری شرف میں حضرت سیدنا ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار مدینہ۔ سلطان باقرینہ ﷺ نے فرمایا: عدویٰ نہیں (یعنی مرض لگنا اور متعدی ہونا نہیں) ہے اور نہ بدفالی ہے اور نہ ھامۃ ہے، نہ صفر اور مجزوم سے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔[2]

قدیم مذاہب کے توہمات

۱۔ جب روح چوتھی رات میں چنیودیل یعنی پل صراط پر پہنچتی ہے تو مہر ایزد اور رش ایزد نامی فرشتے سے حساب کتاب کرتے ہیں اور اگر ثواب کا عمل گناہ سے بال برابر بھی زیادہ ہوتا ہے تو اس روح کو جنت میں لے جاتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ اسکا زردشت پر ایمان ہو۔

۲۔ انسان کو چاہیے کہ معمولی گناہ کو زیادہ سمجھ کر اس سے پرہیز کرے کیونکہ اگر ثواب کا عمل پلک کے بال برابر گناہ سے زیادہ ہو گا تو انسان بہشت میں جائے گا اور اسکے برعکس ہے تو دوزخ میں جائے گا۔

۳۔ نیک عمل کے درپے رہنا چاہیے اس لیے کہ اگر نیک عمل کرنے میں چور یا دشمن کی طرف سے تکلیف پہنچے تو جنت میں ایک نیکی کا چار گنا ثواب پائے گا اور ناجائز کام کرتے ہیں جلد قتل کر دیا جائے گا اور یقینا یہ اسکے برے کام کی سزا ہو گی اور دوزخ اسکا ٹھکانہ ہو گا۔

---

[1] ماخوذ از سورۃ النمل، پ ۱۹، آیت ۴۵ تا ۴۷ مع تفسیر خزائن العرفان، ص ۷۰۶

[2] بخاری، کتاب الطب، باب الجزام، ۴ / ۲۲، حدیث: ۵۷۰۷، و عمدۃ القاری، کتاب الطب، باب الجزام، ۱۴/ ۲۹۶، تحت الحدیث: ۵۷۰۷

۴۔ جاننا چاہیے کہ ثواب کے عمل چھ ہیں اول گنہگاریعنی آفرینش عالم کے چھ اوقات تعظیم کرنا، دوم فروردیگان اور آہستہ آواز سے عامانگنا۔ سوم ماں، باپ اور اعزہ کی روحوں کے لیے ایصال ثواب کرنا۔ چہارم ہر روز تین مرتبہ سورج کی حمد و ثناء کرنا۔ پنجم مہینے میں تین مرتبہ چاند کی پرستش کرنا، چاند رات، درمیان ماہ اور آخری دن۔ ششم ہر سال مناسب طور سے دعا کرنا۔

۵۔ یشت اور نوزود کے مراسم ادا کرنے میں کوشش کاناچاہیے اگر لوگ خود نہ کرسکیں تو چاہیے کہ معاوضہ دے کر کرائیں۔

۶۔ امردپرستی اور اغلام سے پرہیز کرے عورتوں کے پاس پیچھے کی راہ سے نہ جائے اور اسکو حرام سمجھے۔

۷۔ ہر ایک مرد وعورت کو چاہیے کہ کمر پر کشتی باندھے اور کشتی بالوں کی زنار ہے جسے کمر پر باندھتے ہیں اور اس زنار پر چار گرہیں لگاتے ہیں۔

۸۔ آگ کو ہمیشہ روشن رکھ اور اس پر ناپاک اور گندی چیز نہ چلا۔

۹۔ مردہ کا کفن نیا نہ ہو بلکہ اسے پرانا اور پاک ہونا چاہیے۔

۱۰۔ باپ اور ماں کی روحوں کو خوش رکھے اور اس غرض سے درون میزد اور آفرینگان انجام دے۔

۱۱۔ تراشے ہوئے ناخن پر تین مرتبہ اتیا ہو دعا پڑھیں اور چاروں طرف قینچی سے خط کھینچ کر اس پر مٹی دال دیں یا اسے پہاڑ پر لے جائیں۔

۱۲۔ جو چیز دیکھنے میں اچھی معلوم ہو اس پر خدا کا نام لیں۔

۱۳۔ حاملہ عورت کے گھر میں ہمیشہ آگ باقی رکھیں اور جب بچہ پیدا ہو جائے تو اسکے بعد تین شبانہ روز چراغ کو گل نہ کرو۔

۱۴۔ جب نیند سے بیدار ہو تو زنار باندھ لے اور بغیر زنار باندھے ایک قدم بھی نہ چلے۔

۱۵۔ خلال کو ستعمال کرنے کے بعد دیوار میں پوشیدہ کردے۔

۱۶۔ بیٹا اور بیٹی کی جلد شادی کرے کیونکہ جسکا کوئی بیٹا نہیں وہ چینود پل سے نہیں گزر سکتا۔

۱۷۔ رات کے وقت پانی نہ گرائیں بالخصوص مشرق کی طرف۔

۱۸۔ جب روٹی کھائے تو تین لقمے کتے کے لیے نکال دیں اور کتے کو تکلیف نہ پہنچائیں۔

۱۹۔ جب منہ دھونا چاہیے تو لبوں کا بند کرلے۔

۲۰۔ بہدین کے سوا مذ ہبوں والوں سے تجھے پرہیز کرنا چاہیے انکے ساتھ کھانا نہ کھانا چاہیے اگر کوئی بے دین پتیل کے پیالہ کو آلودہ کر دے تو اسے تین بار دھونا چاہیے اور اگر پیالہ مٹی کا ہے تو کبھی پاک نہ ہو گا۔[1]

۲۱۔ دشنان یعنی حائضہ عورت آسمان، ستارے، آگ اور بہتے ہوئ پانی مرادشو یعنی بہشتی شخص کو نہ دیکھے۔

۲۲۔ خراستہ یعنی موذی جانور کو مار ڈالیں ان میں سے جو پانی کے ہیں اور مینڈک، سانپ، بچھو اور مکھی مار ڈالنا باعث ثواب ہے۔

۲۳۔ برہنہ پیر زمین پر نہ رکھنا چاہیے۔

۲۴۔ کھانا پکانے کے لیے جب دیگ کو آگ پر چڑھائیں تو دیگ بڑی ہونی چاہیے اس کے دو حصے پانی سے خالی ہوں تاکہ جب ابال آئے تو اسکا پانی آگ میں نہ گرے۔

۲۵۔ صبح کے وقت آب زر یعنی سنہرے پانی سے منہ دھوئیں۔

۲۶۔ دریائی کتے کو قتل نہیں کرنا چاہیے اگر تو اسکو پانی سے دور دیکھے تو اسے پانی تک پہنچادے۔

۲۷۔ وشنان یعنی حائضہ عورت کی نظر آگ پر نہ پڑے نہ وہ پانی میں بیٹھے نہ سورج کو دیکھے اور نہ کسی مرد سے بات چیت کرے۔

۲۸۔ دھوپ میں آگ نہ جلانا چاہیے اور آگ پر ایسی چیز نہ رکھیں جس کے سوراخوں سے سورج کی کرنیں چمکیں۔

۲۹۔ مردہ کو کتا دکھلائیں ایک تو اس وقت جب وہ جان دے رہا ہوں دوسرا اس وقت جب اسکو اٹھاتے ہیں۔

۳۰۔ اگر کوئی جاندار مردہ کا گوشت کھائے تو ایک سال تک وہ پاک نہیں رہتا۔

۳۱۔ مردہ کو نہ روئیں کیونکہ یہ آنسو پل صراط کے سامنے جمع ہو جاتے ہیں اور اس سے گزرنے میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں۔

۳۲۔ یورپین ممالک میں ۱۳ نمبر کے ہندسہ کو نحوست سمجھا جاتا ہے۔

[1] دبستان مذاہب مترجم، ص (۱۲۲، ۱۲۶)

۳۳۔ خوشی کے وقت کالا لباس یا سفید پہننے سے نحوست آتی ہے۔

۳۴۔ اگر کوئی مر جائے ت اس کے روم میں جو گھڑی ہو تو اس کو روک دینا چاہیے۔ اس کی روح بھڑکتی رہتی ہے۔

۳۵۔ ایک خاص قسم کے کانٹے کے بارے میں یہ وھم ہے کہ اگر گھر میں آ جائے تو اس سے لڑائی ہوتی ہے۔

۳۶۔ اگر آٹے کا پیڑا گر جائے تو یہ وھم کیا جاتا ہے مہمان آنے ولا ہے۔

۳۷۔ طاق عدد میں چوڑی نہیں پہننی چاہیے ورنہ اس سے بھائی کی صحت پر اثر ہوتا ہے۔[1]

سیاسیوں کی زندگی کے بارے میں توہمات

ان کا کہنا ہے کہ بعضے زندبار اس زندگی میں جو تکلیف اٹھاتے ہیں یہ انکی سزا ہے مثلاً گائے اور گھوڑا جو پچھلے جنم میں انسان تھے اور نادانی سے لوگوں کو بیگار میں پکڑ لیتے تھے اور رسوائے کھانے پینے کے اور کچھ نہ جانتے تھے لہذا اس زندگی میں آ کر اسکا بار برداشت کرتے ہیں اور یہ تکلیف نہیں ہے بلکہ انکے اعمال کی یاداش اور سزا ہے لیکن کسی کو انہیں ہلاک کرنے کا حق نہیں پہنچتا کیونکہ یہ جانور خوں ریزی کرنے والے اور ہلاک کرنے والے نہ تھے اور خوان کی فطرت ثابت کرتی ہے کہ دوسرے جانوروں کو ہلاک کرنے والے نہ تھے اس لیے انکو مار ڈالنا کسی بے ضرر نادان انسان کو مار ڈالنے کے برابر ہے لہذا انکو مار ڈالنے والا جو اس زندگی میں حاکم وقت اور مرزبان عہد کے ہاتھوں سزا نہ پائے گا وہ دوسرے جنم میں (ضرر رساں حیوانات) کی شکل میں پیدا ہو کر سزا پائے گا ایک بزرگ نے فرمایا:

ہر بد کہ می کنی تو میندار کہ آں بدی
گردوں فرو گزارد و دوران رہا کند
قرض است فعلہائے بدت پیش گفتار
درہر کرام دور کہ خواہداد اکند

[1] دبستان مذاہب مترجم، ص ۱۲۷، ۱۳۳

یعنی (جو بھی برائی تو کرتا ہے یہ خیال نہ کر کہ اس برائی کو فلک چھوڑ دے گا اور زمانہ تجھ کو رہا کر دے گا تیرے برے اعمال زمانے کے پاس قرض ہیں جنہیں جب وہ چاہے گا تجھ کو ادا کر دے گا)

اس گروہ کے نزدیک کسی دیوانہ کے ہاتھو ں قتل ہو جانا، اپنے خرد سال بیٹوں سے تکلیف اٹھانا، بیماریوں، آفات سماوی اور سختیوں سے رنجیدہ ہونا یا خود زہر کھالینا اور خود کو تباہ کر دینا۔ یہ سب گزشتہ اعمال کی سزائیں ہیں یا کوئی شخص دوڑتا ہوا زمین پر گر جائے اور چلنے سے معذور تو یہ بھی گزشتہ بد عملی کی سزا ہے جسطرح نوزائیدہ یا خرد سال بچے کا بیمار ہونا سزا ہے لیکن جو تکلیف ہوشمند لوگوں کو پہنچتی ہے وہ اگر بظاہر ناحق معلوم ہو تو اسے سزا نہ سمجھنا چاہیے بلکہ وہ اس عارضی زندگی کے ظالم حاکم کی وجہ سے ہے جس سے آئندہ زندگی کا حاکم مطلق باز پرس کرے گا۔[1]

مہ آباد کی کتاب میں مادی دنیا

جو کچھ اس مادی دنیا میں ہوتا ہے، وہ سب ستاروں کے اثر ہوتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بعد ستاروں کی پرستش واجب ہے کیونکہ یہ روشن ستارے دربار احدیث کی مقرب ہستیاں ہیں اور بارگاہ مدیت کے سپہ سالار ہیں کوئی شخص کسی بزرگ کے دربار میں جب جاتا ہے تو اسکو کسی ایسے شناسا کی ضرورت ہوتی ہے جو دربار میں اسکو روشناس کرائے یہی طریقہ بہت مناسب ہوتا ہے اسی طرح جو شخص سفر کے لیے نکلتا ہے اسکو بغیر کسی رہبر کے چارہ نہیں اور جو شخص ایسے شہر میں جاتا ہے جہاں اسکا کوئی دوست نہیں تو اسکو دشواری ہو گی اس سے ان بزرگوں کی پرستش لائق ستائش ہے ستارے تعداد میں بہت زیادہ ہیں لیکن ان میں سے سات ستاروں کا اثر اس دنیا میں بہت زیادہ ظاہر ہوتا ہے۔[2]

پیکریوں کے توہمات و خرافات:

پیکر ایران کا ایک قابل تعریف دانش مند تھا جو ضحاک کی حکومت کے درمیان زمانہ میں ظاہر ہو۔

توہمات:

وہ اپنے شاگردوں سے کہتا تھا کہ خداوند تعالیٰ سے مراد "آگ" ہے اسکے اشتعال سے ستارے ظاہر ہوئے اور اسکے دھوئیں سے افلاک اور چونکہ آگ گرم اور خشک ہے اس لیے اسکی گرمی سے ہوا

[1] دبستان مذاہب مترجم، ص ۳۴

[2] دبستان مذاہب مترجم، ص ۶۸

پیدا ہوئی جو گرم اور تر ہے اور ہوا کی تری سے پانی ظاہر ہوا جو سرد اور تر ہے اور پانی کی سردی سے مٹی پیدا ہوئی جو سرد اور خشک ہے اور ان چاروں کے ذریعے سار کے مرکبات تام اور ناقصہ ظاہر ہوئے۔[1]

بودھ میمانس کے توہمات و خرافات:

بودھ میمانس کو کو ''سمارتکان'' کہتے ہیں یہ لوگ متشرع ہندو تھے یہ تناسخ کا عقیدہ رکھنے والے صنم اور بت کو قبلہ بنانے والے اور مورتیوں کی پرستش کرنے والے تھے۔ان میں بے شمار مسلک اور مراہم ہیں۔

توہمات:

۱۔ولادت دو قسم کی ہوتی ہے پہلی ولادت اس دن ہوتی ہے جس روز بچہ ماں کے شکم سے باہر آتا ہے اور دوسری ولادت کا دن وہ ہوتا ہے جب وہ زنار باندھتا ہے۔

۲۔ برہمن کو چاہیے کہ پیشاب اور پاخانہ کے وقت زنار کو کان میں باندھ کر اُتر کی رخ کرے۔

۳۔ برہم چاری شادی ہونے تک نہ شہد کھائے نہ آنکھ مین سرمہ لگائے اور نہ تیل و عطریات لگائے آفتاب کو طلوع و غروب کے وقت نہ دیکھے۔

۴۔جب برہمن چھتری لڑکی سے نکاح کرے تو عقد کے دوران ایک تیر لا کر اسکا ایک سرا شوہر کے ہاتھ میں اور دوسرا دلہن کے ہاتھ میں دے بیٹے کی لڑکی سے شادی کے وقت تازیانہ یا اس جیسی کوئی چیز مذکورہ طریقے پر دونوں کے ہاتھوں میں رکھیں جب کاشتکار کی لڑکی سے شادی کرے تو اسکا وہ کپڑا جس پر قینچی نہ چلی ہو اسے ہاتھ میں لے لیں۔

۵۔ہر وہ عورت جو ستی ہو جاتی ہے دوسرے جنم میں عورت نہیں ہوتی بلکہ پھر انسانی جسم سے وابستہ ہو جاتی ہے اور مرد بن جاتی ہے۔

۶۔ برہمن کو چاہیے کہ آفتاب کے طلوع و غروب ہونے کے وقت دو مرتبہ کھانا کھائے۔

۷۔ان کے نزدیک بکرا ذبح کرنے سے مراد، جہالت دور کرنا ہے، گائے ذبح کرنے سے مقصد زیادہ خوراک کی عادت ترک کرنا ہے اور گھوڑا ذبح کرنے سے مراد برے خیالات کو ختم کرنا ہے۔

[1] دبستان مذاہب مترجم، ص ۸۸

۸۔ کسی رذیل، خسیس اور بخیل وکمینہ بادشاہ سے کوئی چیز نہیں لینی چاہئے کیونکہ اس سے اسے تکلیف پہنچتی ہے۔[1]

جوگیوں کے توہمات و خرافات

اس گروہ کے لوگ کہتے ہیں کہ ایشور یعنی واجب الوجود ایک ذات واحد اور گرہر یکتا ہے نہ کوئی اسکا مقابل ہے اور نہ ہمسر وہمتا ہندوستان کی زبا میں الیشور مالک اور خداوند کو کہتے ہیں اور ایشور کے علاوہ ساری مخلوق جیو ہے یعنی مکمل الوجود ہے۔[2]

توہمات:

۱۔ جان کے لیے دنیا کی بندش سے نکلنا اور جسمانیت کی قید سے رہائی پانا بغیر لوگ وابیاس کے ممکن نہیں۔
۲۔ جب آئنوں یعنی نشتوں کا عمل درجہ کمال تک پہنچ جاتا ہے تو موت کا خطرہ اٹھ جاتا ہے۔
۳۔ جوگیوں کا کہنا ہے کہ جب کسی شخص پر مرض غالب آجائے تو وہ خود کو زندہ دفن کردے۔
۴۔ جٹا (غسل نہ کرنے والے) اور بھبھوت (جو سر اور بدن پر راکھ ملتے ہیں) کے مرنے کے وقت دونوں گروہ والوں کے بدن کو نمک بھرے بورے میں باندھ کر پانی میں ڈال دیتے ہیں تا کہ وزن اور اسکے پاسنگ کی وجہ سے چندروز پانی میں ڈوبا رہے۔[3]

شاکیتوں کے توہمات و خرافات:

اس فرقے کا عقیدہ یہ ہے کہ شیو یعنی مہادیو جو اس فرقہ اور بعض دوسرے فرقوں کے خیال میں سب سے بڑا فرشتہ اور عظیم ترین روحانی ہستی ہے وہ ایک عورت رکھتا ہے جس کو مایا شکتی کہتے ہیں یہ عورت ایک چیز کو دوسری چیز کے رنگ میں دکھلاتی ہے یعنی ہر چیز اسطرح دکھلاتی ہے جیسی وہ حقیقت میں نہیں۔[4]

---

[1] دبستان مذاہب مترجم، ص ۱۴۵، ۱۷۲
[2] دبسان مذاہب، مترجم، ص ۱۸۵
[3] دبستان مذاہب منترجم، ص ۱۸۵، ۱۹۲
[4] دبستان مذاہب مترجم، ص ۱۹۵

توہمات:

۱۔ ان کے نزدیک سب سے نیک بڑا کام آدمی کو مار ڈالنا ہے۔ اسکے بعد گائے کو ذبح کرنا اسکے بعد گھوڑے کو مار ڈالنا۔[1]

واقعہ:

مصنف دبستان مذاہب نے ایک ایسے شخص کو دیکھا کہ مردہ کی لاش پر بیٹھا ہوا تھا اور جس اسم کی تلقین کی گئی ہے کی گئی ہے اسے بڑھ رہا تھا اسی حالت میں مردہ کو مٹی کے نیچے رکھا یہاں تک کہ اسکے ٹکڑے ہوگئے بعد ازاں اسے باہر نکال کر اسکا گوشت کھایا۔[2]

چارواک کے توہمات و خرافات

یہ لوگ جس چیز کو حواس ظاہری سے ادراک کرتے ہیں اسکو روک اسکند کہتے ہیں اور حواس کے ذریعے جو مفہوم حاصل ہوتا ہے اسے ویدیا اسکند کہتے ہیں خودی، انا اور انانیت کو گیان اسکند، حیوانات کے علم کو سو گیان اسکند اور جو خیال دل میں گزرتا ہے اسکو سوسکار اسکند کہتے ہیں۔[3]

توہمات:

۱۔ جب جسمانی ترکیب فنا ہو تو عنصر کی واپسی عنصر کے سوا اور کہیں نہیں سکتی ہے۔

۲۔ جسمانی محل کی ویرانی کے بعد کسی اعلیٰ وطن اور زناز و نعمت کی طرف عروج اور دوزخ کی آگ کی طرف نزول نہیں ہوگا۔

۳۔ جب یہ لوگ بید پڑھنے کی آواز سنتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ بیوقوف بیمار اور مخلوق کے مزدور لوگ بکواس کر رہے ہیں۔

۴۔ جب کسی کو مقدس مقام پر طواف و زیارت کرتے ہوئے دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ لیسٹ ذہنیت کی وجہ سے اپنے سے حقیر کو پوجتا ہے۔

۵۔ جب برہمن کی گردن میں زنار دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ گائے کو بغیر رسی کے نہ ہونا چاہئے۔

---

[1] دبستانِ مذاہب مترجم، ص ۱۹۷

[2] دبستان مذاہب مترجم، ص ۱۹۷

[3] دبستان مذاہب مترجم، ص ۲۱۱

۶۔ جب کسی شب بیدار زاہد کو پاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ اُلو درنے کا طلب گار ہے۔
۷۔ اگر کوئی شخص پہاڑ پر گوشہ نشین ہوتا ہے تو یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ ریچھ کی ہمسری کا خیال رکھتا ہے۔
۸۔ جب کوئی جس دم کرتا ہے تو یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ سانپ کی دوستی کا ارادہ کرتا ہے۔
۹۔ جب کسی کو دریا میں غسل کرتا دیکھتے ہیں تو خیال کرتے ہیں کہ یہ مینڈک اور مچھلی کی طرف مائل ہے۔[1]

کیخسرو واقعہ

کیخسرو اسفندیار کو ۱۰۶۱ ہجری میں ضلع کلنگ کے شہر سیکاکل میں بیماری لاحق ہو گئی جس میں کوئی علاج کارثابت نہ ہوا ایک منجم نے کہا کہ یہ بیماری حضرت مریخ کے قہر وغضب کی شدت کا نتیجہ ہے چنانچہ سال مذکور کے ماہ ذیقعد کی چوتھی تاریخ کو چند دانشور برہمن جمع ہوئے اور مریخ کے مجسمہ کو آراستہ کر کے مناسب خوشبو اور اسکے عمل سے متعلق دوسری چیزوں کو فراہم کیا اور اسماءِ حسنیٰ اور دعائیں پڑھنے میں مشغول ہو گئے آخر میں اسکے صدر نے بہرام کے مجسمہ کو احترام سے اٹھا کر دعا کی، ''اے نامور فرشتہ اور اے آسمانی سردار! اپنی گرمی کو کم کر اور برہم نہ ہو فلاں شخص پر رحم کر'' بعد ازاں مجسمہ کو خوشبودار پانی میں ڈبو دیا مجسمہ کے پانی میں ڈبونے کے ساتھ ہی تکلیف دور ہو گئی۔[2]

زردشیوں کے توہمات و خرافات

فرزانہ بہرام ابن فرہاد یزدانی نے اپنی کتاب شارستان میں لکھا ہے کہ دین بہترین علماء کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے زردشت کی مقدس روح کو اس درخت سے متعلق بنا کر پیدا کیا جس نے اعلیٰ علیین کے سارے ممکنات کو ایجاد کیا تھا۔[3]

زراعت کا اہل مصر کے مذہبی عقیدے کے ساتھ گہرا تعلق تھا میمفس میں ''سوکاریس'' دیوتا کے تہوار کے دوران ایک چپ سوانگ کھیلا جاتا تھا جس میں گہانی (دانوں کو بھوسے سے الگ کرنے

[1] دالبستان مذاہب مترجم، ص ۲۱۶
[2] دبستان مذاہب مترجم، ص ۲۸
[3] دبستان مذاہب مترجم، ص ۹۱

کے لیے ہوا میں اچھالنا) کا عمل اور شہر کے گرد مویشی دوڑانے کا منظر پیش کیا جاتا تھا دوسرے ہزار یہ قبل مسیح میں شہر تھیبیز میں ''نئی بادشاہت'' کے زمانے بادشاہ دیوتا ''عامون'' کو اناج کا گٹھا پیش کیا کرتا تھا کہ ریاست کے ساتھ مزدوروں کی محبت اور موسموں کے نظاموں کے ساتھ ان کی عقیدت کا مظہر تھا۔[1]

عصر حاضر میں مختلف قوموں کے عجیب و غریب توہمات

۱۔ جنوبی کوریا میں یہ بات عام پائی جاتی ہے کہ اگر آپ کمرے میں پنکھا چلا کر سوئیں اور آپ کو نیند آجائے تو آپ موت کا شکار ہو جائے گے۔

۲۔ اسپین اور جنوبی امریکا کے لوگ سال کے آغاز میں ۱۲ انگور کھاتے ہیں تاکہ پورا سال بدقسمتی سے محفوظ رہیں۔

۳۔ اٹلی میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ اگر آپ کھانا کھانے کے تین چار گھنٹے کے دوران نہائیں تو موت واقع ہو سکتی ہے۔

۴۔ تھائی لینڈ میں مرد جنسی صحت کی حفاظت کے لیے مختلف قسم کے زیوارت پہنتے ہیں۔

۵۔ چین میں عدد ۴ کو سخت منحوس سمجھا جاتا ہے اور اس کے تلفظ کی موت کے لیے استعمال ہونے والے لفظ سے مشابہت کی وجہ سے اس سے ہر صورت بچا جاتا ہے یہاں تک کہ عمارتوں میں چار کے عدد والی منزلیں بھی نہیں ہوتیں یعنی ۳ کے بعد ۵ منزل ہوتی ہے۔

۶۔ ترکی میں لوگ یہ سمجھتے ہیں اگر رات کے وقت چیونگم چبائی جائے تو آپ زومبی (زندہ لاش) بن جاتے ہیں۔

۷۔ اقتباس کالم ۱۸ اگست ۲۰۱۴ www.mohaddis.com

۸۔ آئرلینڈ میں دلہنیں اپنے لباس یا زیورات میں چھوٹی گھنٹی ضرور استعمال کرتی ہیں جسے خوش قسمتی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

۹۔ روس میں خالی بالٹی کیس لے جانے کو برا شگون سمجھا جاتا ہے۔

۱۰۔ فن لینڈ کے لوگ یقین رکھتے ہیں کہ اگر مکڑی کو مارا جائے تو اگلے دن بارش ہو گی۔

[1] گمشدہ تہذیبوں کی داستان، ص ۵۳

۱۱۔ پرتگال کے لوگ سمجھتے ہیں کہ الٹا چلنے سے برائی ہمارے ساتھ ہو جاتی ہے۔
۱۲۔ مصر میں خالی قینچی چلانے کو برا سمجھا جاتا ہے کیونکہ اس سے ہوا میں موجود بدروحیں کٹ جاتی ہے جس کے باعث ان کو غصہ آجاتا ہے۔
۱۳۔ سوئزلینڈ اور نیدرلینڈ کے لوگ شادی کے بعد گھر کے باہر صنوبر کا درخت لگاتے ہیں کہ یہ ان کے ازدواجی تعلقات میں مضبوطی ڈالے گا۔
۱۴۔ برطانیہ میں چیونٹیوں کی آمد برے موسم اور ان کا قطار میں چلنا بارش ہونے کی علامت سمجھا جاتا ہے۔
۱۵۔ ترکوں کا خیال ہے کہ اگر آپ دو ھم نام لوگوں کے درمیان کھڑے ہوں تو جو مراد چاہیں وہ پوری ہو گی۔[۱]
۱۶۔ جس دن سورج گرہن یا چاند گرہن لگتا ہے حاملہ عورت کو بہت احتیاط برتنا پڑتی ہے روشنی میں نہیں جاسکتی وہ کمرہ میں ہی رہے گی یہ توھم آج کل عورتوں میں بہت ہے بلکہ بذات خود راقم نے اس توھم کا اپنے معاشرے میں مشاہدہ کیا اور تو اور اس وھم میں بے شمار ڈاکٹرز بھی مبتلا نظر آتے ہیں۔
۱۷۔ گھر کی منڈیر پر کوے کے بولنے سے کسی مہمان کا شگون لیا جاتا ہے راقم نے اس توھم کا مشاہدہ اپنے گھر میں کیا۔
۱۸۔ کھانا کھاتے ہوئے اگر کوئی لقمہ گر جائے تو یہ سمجھا جاتا ہے کوئی مہمان آنے والا ہے یہ توھم جنوبی پنجاب کے لوگوں میں پایا جاتا ہے۔
۱۹۔ چھینک آنے کو کسی کام کے ہونے اور کسی کے یاد کرنے پر محمول کیا جاتا ہے۔
۲۰۔ ہاتھ میں خارش ہو گی تو پیسے آئے گے اور اگر بالوں میں خارش ہو گی تو سفر پر جائے گا اور اگر موتی پر موتی چڑھی ہو تو بھی سفر پر جائے گا اگر شلوار کا پانچا فولڈ ہو جائے تو مصیبت آنے والی ہے۔

قافیہ شناسی اور توہم پرستی میں فرق

قافیہ شناسی اور توہم پرستی دو الگ الگ چیزیں ہیں:

[۱] اقتباس کالم عائشہ صدیقیہ ۱۵ ستمبر ۲۰۱۷

ا۔ قافیہ شناسی

قافیہ شناسی کا موضوع انسان کا پورا جسم ہوتا ہے اس میں انسان کے اعضاء کو دیکھ کر یا کچھ علامات کو دیکھ کر کسی بات کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔[1]

ہم آپکو اس بات پر بطور دلیل ایک معہ تاریخی واقع بیان کرتے ہیں، مؤرخین نے لکھا ہے کہ جب حضرت معاویہ نے جب کلبیہ عورت کے ساتھ شادی کی تو اسکے پاس جانے سے قبل اپنی پہلی بیوی میسون سے کہنے لگے کیا تم نے اس عورت کو دیکھا ہے؟ اگر نہیں دیکھا تو اب جا کر دیکھ آؤ!۔۔۔

میسون نے جا کر اس عورت کا مکمل جائزہ لیا اور واپس آکر جو کچھ بیان کیا وہ بے حد حیرت انگیز تھا۔۔۔اس نے کہا

وہ بے مثال حسینہ ہے اتنی خوبصورت عورت میں میں نے اس سے پہلے نہیں دیکھی لیکن اسکی ناف کے نیچے ایک ایسا خال ہے جو اس چیز کی علامت ہے کہ اسکا خاوند قتل کیا جائے گا اور اسکا سر لا کر اسکی جھولی میں ڈالا جائے گا۔

حضرت معاویہؓ کو میسون کی فراست پر مکم اعتماد تھا انہوں نے اسی وقت نئی نویلی دلہن کو طلاق دے دی میسون کا یہ قافیہ بالکل درست ثابت ہوا۔۔۔اس عورت کے ساتھ بعد میں نعمان بن بشیرؓ نے شادی کی۔۔۔ نعمان قتل کیے گئے اور قاتلوں نے ان کا سر لا کر اس عورت کی گود میں ڈال دیا۔[2]

نتائج البحث:

قرآن سے ثابت ہوا تو ہم شیطان کی جانب سے ہیں برے خیالات انسان کو تباہ بر باد کر دیتے ہیں۔ توہمات کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہیں۔ بتوں کے نام پر کچھ بھی اناج دینا اس سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ توہمات انسان کو پریشان تو کر سکتا ہے لیکن فائدہ نہیں دے سکتا۔ برے توہم منافی توکل علی اللہ ہے اور بعض صورتوں میں شرک تک لے جاتے ہیں۔

---

[1] سید الورایٰ، جلد اول صفحہ نمبر ۵۶

[2] الاستعیاب ج ۲، ص ۵۵۴، السیرۃ الحلبیۃ ج ا، ص ۴۹